السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم اپنا مال برابر دوسرے ملک میں جا کر تاجروں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ روپیہ تاجر جلد نہیں دے سکتا جس کے سبب سے پندرہ بیس روز تاجر کے یہاں رہنا پڑتا ہے اور اس کے یہاں کھانا بھی کھانا پڑتا ہے مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ ان کے ہاں کھانا سود ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض لوگ اس کو سود کے مشابہ یا شبہ سود کہتے ہیں مگر دراصل یہ سود نہیں بلکہ اس حدیث کے تحت ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قرض خواہ کو قرض سے زیادہ دیا تھا اس قسم کا کھلانا تاجروں کے عرف عام میں داخل ہے۔

مفتی مرحوم نے جس حدیث کے پیش نظر یہ جواب تحریر فرمایا ہے وہ یہ ہے :۔

عن انس رضی اللہ تعالی عنہ انہ سئل عن الرجل یقرض احد کم قرضا نا ہدی الیہ او حملہ علی الدانة فلا یرکبھا ولا یقبلہ الا ان یکون جری بینہ وبینہ قبل ذلک اخراجہ ابن ماجہ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اس شخص کے بارے میں فتوی طلب کیا گیا جو اپنے بھائی کو کچھ مال بطور قرض دیتا ہے وہ بھائی اس کی طرف کچھ ہدایا و تحائف بھیجتا ہے اس کے جواب میں حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے '' کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو کچھ قرض دے اور وہ مقروض اس کی طرف کچھ ہدیہ بھیجے یا اپنی سواری اس کے لئے پیش کرے تو وہ قرض دینے والا اس کی سواری پر نہ بیٹھے نہ اس کا ہدیہ قبول کرے ہاں اگر پہلے ہی سے ان میں آپس میں ایسا ہدیہ تحفہ لینے دینے کا دستور ہے اور اس قرض کی وجہ کو اس میں کچھ دخل نہیں '' تو پھر کچھ ہرج نہیں ہے مفتی مرحوم کے لفظ عرف عام کا یہی مطلب ہے ، (مؤلف)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد 2 ص 422

محدث فتویٰ